

36864-حائضہ عورت سے استمئاع

سوال

میں نے یہ پڑھا ہے کہ ماہواری کے دوران عورت سے جماعت اور درمیانی نچلے حصہ کو پھونا جائز نہیں، لیکن درمیان سے اوپر والے حصہ میں عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے تو کیا یہ صحیح ہے دلائل کے ساتھ ذکر کریں؟

پسندیدہ جواب

آپ نے جو کچھ پڑھا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ مرد کے لیے حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماعت کے علاوہ باقی سب کچھ جائز ہے جس میں ہر قسم کی مباشرت شامل ہے۔

اس کے دلائل اور تفصیل سوال نمبر (36722) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں آپ اس کا مراجعت کریں۔

بہت سے علماء کا مسلک ہے کہ حالت حیض میں بیوی سے نافع اور کھننوں کے مابین استمئاع اور مباشرت حرام ہے، اور اس پر دلائل بھی دیے ہیں لیکن وہ دلائل اعتماد اضافت سے خالی نہیں۔

ان کے دلائل یہ ہیں:

1- معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنًا :

(میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اس عورت کے حائض ہونے کی صورت میں مرد کے لیے اس سے کیا حلال ہے؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو چادر سے اوپر ہے، اور اس سے بھی پہنا افضل ہے) سنن ابو داود حدیث نمبر (213)۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

ابوداؤ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں لیں یہ بقویٰ یہ حدیث قویٰ نہیں احمد، اور ابوداؤ کی شرح عون المبودیں ہے کہ العراقي رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اور محمد عصر علامہ ابافی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ضعیف سنن ابو داود حدیث نمبر (36) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

2- عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

جب مرد کی بیوی حالت حیض میں ہو تو وہ بیوی کے ساتھ کیا کچھ کر سکتا ہے؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چادر سے اوپر اوپر۔ مسند احمد حدیث نمبر (87)۔

امد شاکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد کی تحقیق میں کہا ہے کہ یہ انقطاع سند کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھیں تحقیق مسند امام احمد حدیث نمبر (86)۔ اہم۔

3- حرام بن حکیم اپنے پوچھا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حالت حیض میں میرے لیے یہوی سے کیا کچھ کرنا حلال ہے؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

آپ کے لیے چادر سے اوپر اوپر حلال ہے۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (212) اس حدیث کی صحت میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تہذیب السنن میں کچھ حفاظ حدیث سے اس کی تضعیف ذکر کی ہے، اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تضعیف ہی برقرار کی ہے۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (197) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

پھر اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو یہ ناف اور گھٹنوں کے مابین استئناع کی تحریم پر دلالت نہیں کرتی اس لیے کہ اس اور اس کے جواز کے دلائل کے مابین مندرجہ ذیل نقاط سے جمع ممکن ہے:

1- اس لیے کہ یہ تو حیض والی جگہ سے دور رہنے اور تنزہ کے احتجاب پر دلالت کرتی ہے نہ کہ وجوہ پر۔

2- یہ تو اس پر محمول کی جائے گی کہ جو شخص اپنے آپ پر کنڑوں اور قابو نہیں رکھ سکتا کہ اگر وہ یہوی کی رانوں کے مابین استئناع کرے تو ہو سکتا ہے وہ اپنے آپ پر قابو نہ پائے اور جماعت شروع کر دے اور وقت دین یا پھر شخص کی شدت کی بناء پر وہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

تو اس طرح جواز والی احادیث اس کے بارہ میں ہونگی جو اپنے آپ پر قابو رکھ سکتا ہو، اور جن احادیث میں ممانعت پائی جاتی ہے وہ اس کے بارہ میں ہوں گی جس کے بارہ میں خدشہ ہو کہ وہ حرام کا م نہ کر بیٹھے۔ اہم۔

دیکھیں شرح المقت تالیف شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (416-417/1) کچھ کمی میشی کے ساتھ۔

واللہ اعلم۔